

میں حیات النبی کا مسئلہ تشتت وافتراق کا ذریعہ بن رہا ہے اور ایک ہی مادر علم کے پستانوں سے شیر روحانیت پینے والے ایک دوسرے سے بعید اور متنفر ہوتے جا رہے ہیں، بلکہ ایک چھوٹا سا طائفہ اپنے اکابر کے مسلک اور واضح عبارات کی غلط اور بے جاتا ویلات کر رہا ہے۔ فالی اللہ المشتکی!

(آنکھوں کی نہندک از صفدر: ص ۱۷)

## دعائے استفتاح!

ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد اور سورہ فاتحہ کی قراءت سے پہلے چپکے چپکے درج ذیل دعائیں پڑھتے تھے:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر (تحریمہ) اور (سورہ فاتحہ) کی قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموشی اختیار کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرَدِ .

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے، جس طرح مشرق و مغرب کے درمیان تو نے دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے

گناہوں سے پاک و صاف کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔“

(صحیح البخاری: ۷۴۴، صحیح مسلم: ۵۹۸)

② سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

”اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف و ثنا ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری

شان بہت بلند و برتر ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

اس کے بعد تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ اور

تین بار اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ”اللہ سب سے بڑا ہے۔“ پڑھتے تھے۔

اس کے بعد (یوں تعوذ) پڑھتے تھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ، وَنَفْسِهِ، وَنَفْسِهِ.

”میں شیطان مردود اور اس کے وسوسے، جنون و تکبر اور فریب و سحر سے اللہ کی

پناہ لیتا ہوں جو خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔“

پھر آپ سورہ فاتحہ کی قراءت کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد: ۷۷۵، واللفظ لہ، سنن النسائی: ۹۰۰، سنن الترمذی: ۲۴۲، سنن ابن

ماجہ : ۸۰۴، مسند الامام احمد : ۳/۵۰، ۶۹، وسندہ حسن)

اس کے راوی جعفر بن سلیمان الضبعی کی جمہور نے توثیق کر رکھی ہے۔ یہ صحیح مسلم کا راوی ہے اور ”حسن الحدیث“ ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

صدوق، صالح، ثقة مشہور .

”سچا ہے، نیک ہے، مشہور ثقہ ہے۔“

(المغنی للذهبی : ۱/۲۰۹)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کو ”ثقة“ کہا ہے۔

(تغلیق التعليق لابن حجر : ۲/۵۳)

اس حدیث کے دوسرے راوی علی بن علی الرفاعی کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوزرعمہ الرازی، امام ابو حاتم الرازی رحمہم اللہ نے ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے تیسرے راوی علی بن داؤد ابوالمتکل الناجی ”ثقة“ ہیں۔

(تقریب التہذیب لابن حجر : ۴۷۳۱)

اس حدیث کے بارے میں حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رواہ أحمد، ورجاله ثقات .

”اے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔“

(مجمع الزوائد : ۴/۲۳۸)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذا حديث حسن، وقد وثق علي بن علي ابن معين

وأحمد وأبو حاتم و آخرون، وسائر رواة رواة الصحيح .

”یہ حدیث حسن ہے۔ علی بن علی کو امام ابن معین، امام احمد بن حنبل، امام ابو حاتم اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کے باقی راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔“

(نتائج الافکار لابن حجر: ۱/۴۱۳، ۴۱۴)

⑤ سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ،  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي  
وَنُفْسِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ  
”اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف و ثنا ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری  
شان بہت بلند و برتر ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اپنا  
چہرہ اس (اللہ) کی طرف متوجہ کیا ہے، جو ارض و سماء کو پیدا کرنے والا ہے۔  
میں حنیف ہوں، شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز، میری  
قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا  
رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۵/۲، وسندہ صحیح)

⑥ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

وَجَهَّتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا  
 أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي  
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ  
 الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا  
 عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي، فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي  
 جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ  
 الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا  
 يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ  
 فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ  
 وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

”میں نے اپنا چہرہ اس (اللہ) کی طرف متوجہ کیا ہے، جو ارض و سماء کو پیدا  
 کرنے والا ہے۔ میں حنیف (ہر مذہب سے الگ ہو کر اسلام کو ماننے اور اس  
 پر ثابت قدم رہنے والا) ہوں۔ میں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز، میری  
 قربانی، میری زندگی اور میرا موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب  
 ہے، اس کا کوئی شریک و سہم نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں  
 نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، لہذا تو مجھے معاف  
 فرما دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ اچھے اخلاق کی  
 طرف میری راہنمائی کر کہ تیرے سوا کوئی بھی اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی

نہیں کر سکتا اور برے اخلاق سے مجھے باز رکھ کہ تیرے سوا کوئی بھی برے اخلاق کو دور نہیں کر سکتا۔ میں بار بار حاضر ہوں۔ ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ برائی تیری طرف منسوب نہیں ہے۔ میں تیرے ساتھ ہی قائم ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ تو بہت بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

(صحیح مسلم: ۷۷۱)

⑤ محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نوافل کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کہتے:

اللَّهُ أَكْبَرُ، وَجَهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ.

”اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں نے اپنا چہرہ اس (اللہ) کی طرف متوجہ کیا ہے، جو ارض و سماء کو پیدا کرنے والا ہے۔ میں حنیف (ہر مذہب سے الگ ہو کر اسلام کو ماننے اور اس پر ثابت قدم رہنے والا) ہوں۔ میں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ مجھے اسی کا حکم ہے۔ میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود

(برحق) نہیں۔ تو پاک ہے، تیری ہی تعریف و ثنا ہے۔“  
اس کے بعد آپ قراءت کرتے۔

(سنن النسائي: ۸۹۹، وسندہ حسن)

## فائدہ نمبر ①:

اسود بن یزید تابعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ،  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ .

پھر اس کے بعد تعوذ پڑھتے تھے۔

(سنن الداقطنی: ۳۰۰/۱، ح: ۱۱۳۳، وسندہ صحیح)

## فائدہ نمبر ②:

ابو وائل (شقیق بن سلمہ) تابعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو کہتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ،  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ .

آپ ہمیں یہ دعائیں (بلند آواز سے پڑھتے) تھے۔

(سنن الدارقطنی: ۳۰۲/۱، ح: ۱۱۴۱، وسندہ حسن)

اس کے راوی ابو بکر بن عیاش جمہور کے نزدیک ”حسن الحدیث“ ہیں۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أحد الأعلام، ثقة، يغلط .

”بڑے بڑے علمائے کرام میں سے ایک تھے، ثقہ تھے، کبھی غلطی کرتے تھے۔“

(المغنی: ۵۷۲/۲)

### فائدہ نمبر ③:

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَإِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، فَكَبِّرْ، وَارْفَعْ يَدَيْكَ، ثُمَّ قُلْ:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. ثُمَّ اقْرَأْ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي نَفْسِكَ، ثُمَّ اجْهَرْ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْجَهْرِ ”جب تو (امام) فرض نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ اور رفع الیدین کر، پھر یہ دعا پڑھ:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

پھر جہری نماز میں آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ، پھر سورہ فاتحہ اونچی آواز سے پڑھ۔

(الانصاف لابن عبد البر: ۳۱، وسندہ صحیح)



⑥ سیدہ ام رافع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے ایسے عمل کی طرف راہنمائی دیں، جس پر اللہ تعالیٰ مجھے اجر و ثواب سے نوازے۔ (فرمایا) جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ، دس بار لا الہ الا اللہ، دس بار الحمد للہ، دس بار اللہ اکبر اور دس بار استغفر اللہ کہہ۔ جب تو دس بار سبحان اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو لا الہ الا اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو الحمد للہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو اللہ اکبر کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو استغفر اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یقیناً میں نے تجھے معاف فرما دیا ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱۰۸، وسندہ حسن)

اس کا راوی عطف بن خالد ”حسن الحدیث“ ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری ابن معین، امام ابوزرعہ، امام علی، امام ابن عدی اور جمہور رحمۃ اللہ علیہم نے ”ثقتہ“ قرار دیا ہے۔

⑥ سیدنا جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوئے تو یہ کلمات پڑھ رہے تھے:

تین بار (اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا) ”اللہ سب سے بڑا ہے۔“ تین بار (الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا) ”اللہ تعالیٰ کی بکثرت تعریفیں ہیں۔“ اور تین بار (سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا) ”میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔“ اس کے بعد یوں تعویذ پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ، وَنَفْسِهِ، وَنَفْسِهِ.

”اے اللہ! میں مردود شیطان اور اس کے وسوسوں، جنون و تکبر اور فریب و سحر

سے تیری پناہ لیتا ہوں۔“

(مسند الامام احمد: ۸۵/۴، سنن ابی داؤد: ۷۶۴، مسند علی بن الجعد: ۱۰۵، وسندہ

حسن)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۱۸۰)، امام ابن خزیمہ (۴۶۸)، امام ابن حبان (۱۷۷۹، ۱۷۸۰) اور امام حاکم (۲۳۵/۱) رحمہم اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔ اس کے راوی عاصم بن عمیر العززی کی امام ابن الجارود، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام حاکم اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ نے ان کی حدیث کی تصحیح کر کے توثیق کی ہے، لہذا یہ ”حسن الحدیث“ ہیں۔

صحیح ابن حبان وغیرہ میں یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ وَهَمَزِهِ وَنَفْثِهِ .

⑧ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے کہ قوم میں سے ایک آدمی نے یہ کلمات کہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا .

”اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی بکثرت تعریفیں ہیں، میں صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے کلمات کہنے والا کون تھا؟ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے، تب سے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(صحیح مسلم: ۶۰۱)



[www.AhleSunnatPk.com](http://www.AhleSunnatPk.com)